حق شفعہ کے مقدمات میں علما کی پیروی

(رپورٹنگ شیخ اکرام الحق سٹاف رپورٹر نوائے وقت)

وفاقی مجلس شوریٰ (وفاقی کونسل) نے حالیہ اجلاس میں قانون شفعہ کے مسودہ کی منظوری دی۔ اس دوران اکثر دفعات پر مولانا سمیع الحق کی نہایت اہم ترامیم بحث و تمحیص کے بعد ایوان نے بھاری اکثریت سے منظور کیں اور ووٹنگ میں ان ترامیم کے مخالف وکلاء اور ججوں کے ایک طبقہ کو شکست ہوئی۔ اس سلسلہ میں ایک ترمیم پر نوائے وقت اخبار کی رپورٹنگ من وعن پیش خدمت ہے۔ (ادارہ)

مجلس شوریٰ کے آج کے اجلاس میں حق شفعہ کے مسودہ قانون پر غور ہوتا رہا۔ علماء کرام اور وکلاء کے درمیان گرما گرم بحث ہوئی۔ نوک جھونک کے درمیان کئی ارکان بیک وقت کھڑے ہوتے رہے۔ ان کے شور کو روکنے کے لئے بعض اوقات چیئرمین خواجہ صفدر کو انتہائی بلند آواز سے بولنا پڑا۔ انہوں نے علماء کے اس رویے پر کہ وہ کسی کی اجازت کے بغیر کھڑے ہو جاتے ہیں افسوس کا اظہار کیا۔ علماء اور وکلاء کے درمیان بحث حق شفعہ پر غور شروع ہونے کے وقت سے جاری ہے مگر آج رات اس وقت یہ گرما گرمی انتہا کو پہنچ گئی جب مسودہ قانون کی دفعہ ۳۲ پر مولانا سمیع الحق نے یہ ترمیم پیش کی کہ سٹینڈنگ کمیٹی کی ترمیم حذف کرکے اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارش کے مطابق اصل دفعہ شامل کی جائے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ حق شفعہ کے مقدمہ میں کوئی بھی فریق اس امر کا مجاز ہوگا کہ کسی وکیل کے ساتھ یا اس کی جگہ کسی ایسے عالم دین کو جو حکومت کے تسلیم شدہ کسی دینی مدرسے کا تربیت یافتہ ہو اپنی طرف سے عدالت میں پیش کرے جب کہ سٹینڈنگ کمیٹی کی ترمیم یہ تھی کہ عالم دین اور وکیل دونوں کو عدالت میں پیش ہونا چاہیے مجلس شوریٰ کے وکیل ارکان اقبال احمد خان، محمود احمد منٹو اور چوہدری الطاف حسین نے مولانا کی ترمیم کی سخت مخالفت کی ان کا کہنا تھا کہ قانون کے معاملات پر وکلا ہی کو عبور حاصل ہے۔ مسٹر اقبال احمد نے جب یہ کہا کہ پاکستان بنانے والا ایک وکیل تھا جب کہ علمائے کرام تحریک پاکستان کی مخالفت کر رہے تھے۔ تو علماء نے احتجاج کیا۔ مولانا سمیع الحق نے اٹھ کر یہ کہا کہ پاکستان توڑنے والے بھی دو وکیل ہی تھے۔ اس کے بعد ماحول گرما گرم ہو گیا اور علماء اور وکلا میں سخت نوک جھونک شروع ہو گئی۔

مولانا محمد شفیع اوکاڑوی نے کہا کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو عالم دین کو ہی اذان دینے کے لئے بلایا جاتا ہے نکاح کا وقت ہو یا کوئی میت ہو جائے تو اس وقت بھی عالم دین ہی کو بلایا جاتا ہے۔ اگر وکیل عالم ہیں تو وہ خود نمازیں کیوں نہیں پڑھا لیتے۔

خواجہ صفدر نے ارکان کو بار بار تلقین کی کہ علماء اور وکلا آپس میں بحث نہ کریں۔ مسٹر محمود احمد منٹو نے ترمیم کی

مخالفت میں کہا کہ سٹینڈنگ کمیٹی علماء نے متفقہ طور پر اسے منظور کرایا تھا۔ اب یہاں وہ مخالفت کر رہے ہیں۔ قاری سعید الرحمن نے فوراً کہا کہ کسی عالم دین نے کمیٹی کے سامنے دفعہ ۳۲ پر اتفاق نہیں کیا تھا۔ مولانا عبدالقدوس نے بھی اس کی تائید کی۔ اور کہا کہ جس وقت یہ دفعہ کمیٹی کے زیر بحث آئی تھی تو وہ خود نہیں تھے۔

اس وقت ایوان میں کافی شور تھا اور ایک عالم دین کی یہ آواز سنی گئی کہ جب لوگوں کو معلوم ہوا کہ حق شفعہ کے مقدمہ میں وکیل کی ضرورت نہیں پڑے گی تو وہ بہت خوش ہوئے تھے۔ خواجہ صاحب نے کھڑے ہوتے تمام ارکان کو بیٹھ جانے کی تلقین کی۔ تو صبیحہ شکیل نے کہا کہ اس بے معنی بحث پر قیمتی وقت ضائع نہ کیا جائے۔ حاجی سیف اللہ نے تجویز پیش کی کہ بحث بند کر دی جائے۔ اس پر خواجہ صفدر نے ایوان کی رائے لی جس نے بھاری اکثریت سے مولانا سمیع الحق کی تجویز منظور کر لی جس کے مطابق سٹینڈنگ کمیٹی کی ترمیم حذف کر کے اسلامی نظریاتی کونسل کی اصل دفعہ کو مسودے میں شامل کیا گیا۔

جب دفعہ ۳۲ ایوان نے منظور کی تو علمائے کرام اور بعض دوسرے ارکان نے تالیاں بجا کر اس کا خیر مقدم کیا۔ اجلاس ختم ہوا تو بیشتر ارکان نے جو تاجر پیشہ اور زندگی کے دوسرے شعبوں سے متعلق تھے علماء کرام کو مکمل تعاون کا یقین دلایا اور انہیں آج کی کامیابی پر مبارکباد دی۔ (روزنامہ نوائے وقت راولپنڈی ۱۲ اکتوبر ۱۹۸۲ء)

آسامیاں خالی ہیں

زیر دستخطی کو فارسٹ گارڈوں کی اسامیاں پُر کرنی ہیں جس کے لئے مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۲ء کو بوقت ۹ بجے صبح تحریری ٹسٹ اور انٹرویو لیا جائے گا۔

مندرجہ ذیل قابلیت کے حامل امیدوار ٹسٹ اور انٹرویو میں شامل ہو سکتے ہیں۔

۱۔ تعلیم: کم از کم مڈل پاس ۲۔ عمر: ۱۸ سال تا ۲۵ سال

۳۔ سکونت: ضلع پشاور ۴۔ قد: ۵ــــ۵

سابقہ فوجی حضرات جو مڈل پاس یا اس کے مساوی تعلیم کے حامل ہوں بھی ٹسٹ اور انٹرویو میں شامل ہو سکتے ہیں۔ نوٹ۔ امیدواروں کو کوئی سفر خرچ وغیرہ نہیں دیا جائے گا۔ اور ان کو دفتر روزگار کی وساطت سے آنا ہوگا۔

المشتہر

دستخط۔ ڈویژنل فارسٹ آفیسر

پشاور فارسٹ ڈویژن نوشہرہ

INF(P)3123